

میں کتنا پانی آتا ہے اور کتنا سمندر میں جا ملتا ہے۔ اگر میں دل کی حسرت کے مطابق رونا شروع کروں تو ایک دریا کیا، خدا جانے کتنے دریا بہ نکلیں اور کیا قیامت آجائے۔

۸۔ لغات : کار فرما : کام لینے والا۔ حاکم

شعر کے پہلے مصرعہ میں "اس" سے محبوب مراد ہے اور دوسرے مصرعہ کے "اس" سے نلک۔

شرح :- میں آسمان کے جو روح جفا کو دیکھتا ہوں تو اسے اسد! بے اختیار محبوب کی یاد تازہ ہو جاتی ہے، کیونکہ آسمان کے جو روح جفا میں محبوب ہی کے اندازہ ستم کی جھلک نمایاں ہے۔ گویا سمجھنا چاہیے، وہی آسمان سے کام لے کر یہ سب کچھ کر رہا ہے۔



۱۔ لغات : نفس پرور :
لفظی معنی نفس پالنے والا، مراد ہے بستہ اور جما ہوا۔
قطرہ مے، بس کہ حیرت سے نفس پرور ہوا
خطِ جامِ مے سرا سر رشتہ گوہر ہوا
خطِ جامِ مے : جام
اعتبارِ عشق کی خانہ خرابی دیکھنا
میں شراب کی پیماش کے لیے
غیر نے کی آہ، لیکن وہ خفا مجھ پر، ہوا
خط کھینچے ہوتے تھے اور انھیں
خطِ جام "یعنی" خطِ جامِ مے "کہتے تھے۔

شرح : خود مرزا غالب نے اس شعر کے متعلق تاصنی عبد الجلیل جنون بریلوی کو لکھا تھا : اس مطلع میں خیال ہے دقیق، مگر کوہ کندن و کاہ بر آوردن یعنی لطف زیادہ نہیں۔ قطرہ ٹپکنے میں بے اختیار ہے۔ بہ قدر یک مثرہ برہم زدہ ثبات و قرار ہے۔ حیرت ازالہ حرکت کرتی ہے۔ قطرہ مے افراطِ حیرت سے ٹپکنا بھول گیا۔ برابر بوندیں، جو ختم کر رہ گئیں تو پیالے کا خط بہ صورت اس تاگے کے بن گیا، جس میں موتی روٹے ہوں۔